افتراق و تشتت کا شکار ہیں اسی کے ساتھ ساتھ اگر خیر و بھلائی کی علمبردار دین پسند قوتیں ایک مضبوط اور مستحکم لائحہ عمل اپنا لیں تو یہ عنداللہ شرعی، اخروی اور دینی اور اسلامی ذمہ داری اور مسئولیت سے عہدہ برآ ہونے کا ذریعہ ہوگا جو حکومت وقت تمام بے دین قوتوں اور خلاف اسلام حرکتوں کا نوٹس لے ان کے مفسدانہ عزائم و اعمال کا سدباب کرے بالآخر کار اگر ان کے "حصول اقتدار" کے پروگرام کو ناکام بنا کر خود زمام اقتدار اپنے ہاتھ نہ بھی لے سکے تو کم از کم کفر و ظلمت کی یلغار کے خلاف ایک مضبوط بند تو باندھ سکے کہ ایسا کرنا وقت کا ایک ناگزیر تقاضا ہے اور یہ ممکن ہے کہ موجودہ اور رواں "شر" کو طوفان بننے کے خوفناک فتنے سے بچایا جا سکے۔

---

۱۲ سالہ افغان جہاد کا انجام غیر متوقع طور ایک طویل خانہ جنگی کی صورت میں ڈھلتا جا رہا ہے یہ خانہ جنگی فی الحال کابل سروبی یا ننگاڈ تک محدود ہے لیکن اگر خدانخواستہ، اس پر جلد قابو نہ پایا گیا تو یہ پورے افغانستان کو اپنی لپیٹ میں لے سکتی ہے افغانیوں نے ۲۷ دسمبر ۱۹۷۹ء سے روسی فوجوں کی واپسی تک غیر ملکی جارحیت کے خلاف جس اتحاد جرأت اور بہادری کا مظاہرہ کیا پوری دنیا اس کی معترف ہے وسطی ایشیاء اور مشرقی یورپ کے ممالک کی آزادی بھی انہی کی ضرب کاری کا نتیجہ ہے یہ بجا ہے کہ افغان قیادت کے اختلافات اور خانہ جنگیوں میں غیر ملکی ایجنسیوں کی سازشیں شامل ہیں مگر وہ رہنما جنہوں نے سوویت یونین جیسی سپر پاور کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے کیا وہ ان سازشوں کو نہیں سمجھتے وہ سب کچھ جانتے ہیں کہ امریکہ بھارت اسرائیل اور روس کوئی بھی کابل پر مجاہدین کی حکومت کو پسند نہیں کرتا اور بیرونی طاقتیں اپنے مقاصد کے حصول کے لیے مجاہدین کے اختلافات کے ذریعہ ہی کامیاب ہو سکتی ہیں مگر اس کے باوجود افغان قیادت نے جس حکمت و تدبر اور ایثار و قربانی کا مظاہرہ روس کے خلاف جہاد میں کیا تھا اب اس کا عشر عشیر بھی ان میں نظر نہیں آ رہا۔ کابل، ننگاڈ اور سروبی کی خانہ جنگیوں نے جو صورت حال اختیار کر لی ہے اس سے دنیا بھر کے مخلص مجاہدین اور ان کے حامیوں کے سر شرم سے جھک گئے ہیں حیرت تو اس بات پر ہے کہ کشمیر میں بھارتی اور بوسنیا میں سربین مظالم کی مذمت کس طرح کی جائے جب افغانستان میں اپنے ہی اپنوں کا گلا کاٹ رہے ہوں تو غیروں کے مظالم پر کس منہ سے احتجاج کیا جائے افغان رہنماؤں کو یہ سمجھنا چاہیئے کہ ملت اسلامیہ نے بارہ سال تک ان کے دکھ بانٹے ہیں پاکستان نے چودہ سال تک قربانی دی ہے آج وہ ہوس اقتدار اور انا پرستی میں کسی کی بات بھی سننے کے لیے تیار نہیں ۱۲ سالہ جہاد کے نتائج کو سبوتاژ کرتے ہوئے ان میں سے کسی کو بھی رنج نہیں ہو رہا، لاکھوں شہداء ملت اسلامیہ اور پاکستان کے احساسات کا بھی ان میں سے کسی کو احساس نہیں کاش! یہ لوگ ہوش سے کام لیتے فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللہ والرسول ان کنتم تؤمنون باللہ والیوم الآخر ذلک خیر و احسن تاویلا قرآنی نصوص کے مطابق قرآن و سنت کے فیصلوں کو مان جاتے مل بیٹھ کر اختلافی